© rasailojaraid.com

غزل

جناب آلمؔ مظفر نگری

کھلتا تو ہے یہ راز مگر موت ہی کے بعد
اک اور زندگی بھی ہے اس زندگی کے بعد

تکمیلِ غم ہوئی ہے غمِ عاشقی کے بعد
میں جل کے خاک ہو گیا دل کی لگی کے بعد

ذکرِ سکوں نہ کیجئے ذوقِ سفر نے پھر
بے چین کر دیا مجھے منزل رسی کے بعد

پھر شمعیں بن رہی ہیں پتنگوں کی خاک سے
پھر بزمِ غم سنورنے لگی برہمی کے بعد

ساقی خودی شناس ہوں وہ دے جو وقت پر
لے آئے ہوش میں مجھے وارفتگی کے بعد

یہ کون اب بتائے کہ وہ جلوہ گاہ میں
سنبھلے تھے کس طرح نگہِ ملتجی کے بعد

اے کامیابِ جلوۂ دنیا ہے آرزو
ظلمت کا دور بھی ہے یہاں روشنی کے بعد

آتی ہے قبرِ جم سے یہ شام و سحر صدا
ہے یہ مآلِ زندگی شاہنشہی کے بعد

بے خضر راہِ عشق میں رکھتا ہے کیوں قدم
گمراہ ہو نہ جائے کہیں خود روی کے بعد

ہوتا ہے ختم دیکھئے اپنا سفر کہاں
منزل اک اور آ گئی منزل رسی کے بعد

دیتا ہوں یادِ مرگ سے دل کو تسلیاں
ہوتا ہے غم زیادہ جو تھوڑی خوشی کے بعد

اپنے لبوں پہ دیکھتے تھے شاہِ کربلا
کوثر کی ایک موجِ رواں تشنگی کے بعد

تسلیم ہے فضیلتِ شعرِ عرب مجھے
لیکن معارفِ غزلِ فارسی کے بعد

ہے کس قدر حریفِ سکوں زندگی آلمؔ
اک غم بھی لازمی ہے یہاں ہر خوشی کے بعد

© rasailojaraid.com